33738- محرم شخص سے سرزد ہونے والی غلطیاں

سوال

ہم بذریعہ ہوائی جہاز جدہ آتے ہیں توکیا ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم جدہ پہنچنے تک حج کا احرام مؤخر کرلیں ؟

پسندیدہ جواب

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وہ غلطیاں جو بعض حجاج کرام سے احرام کے سلسلہ میں سرزد ہوتی ہیں :

پہلا معاملہ :

میقات سے احرام نہ باندھنا ، بعض حجاج کرام اورخاص کرفضائی راستے سے آنے والے جدہ اترنے تک احرام نہیں باندھتے اورمیقات سے احرام باندھنا ترک کردیتے ہیں ، حالانکہ وہ میقات کے اوپر سے گزرتے بھی ہیں ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل میقات کے لیے میقات مقرر فرمادیے ہیں :

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(یہ اہل میقات کے لیے اوران کے لیے ہیں جو یہاں سے گزریں ان کے لیے بھی میقات ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1524) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181) ۔

اور صحیح بخاری میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب ان سے اہل عراق نے شکایت کی کہ اہل نجد کے لیے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا ہے وہ ان کے راستہ سے دوداورراستے سے ہٹ کرہے توعمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تھا : تم اس کے محاذي اپنے راستے میں اس کے برابر دیکھ لو (یعنی اس کی محاذات سے احرام باندھ لیا کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (1531) ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میقات کے برابر والی جگہ سے احرام باندھنا میقات سے ہی گزرنے کی مانند ہے ، لھذا جو کوئی بھی ہوائی جہاز کے ذریعہ میقات کے برابر سے گزررہا ہو تواسے مقیات کی محاذی جگہ سے ہی احرام باندھ لینا چاہیے ، اوراس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر احرام باندھے ہی میقات سے گزرے اورجدہ اترکراحرام باندھے ۔

اس غلطی کو صحیح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے گھر سے یا پھر ہوائی اڈے سے غسل کرلے اورہوائی جہاز میں تیار رہے اورمیقات سے پہلے اپنا عام لباس اتارکراحرام کی چادریں پہن لے اورعمرہ یاحج میں سے جوبھی کرنا ہواس کا تلبیہ کہ لے ، اوراس لیے بالکل یہ جائز نہیں کہ وہ جدہ پہنچنے تک احرام نہ باندھے کیونکہ ایسا کرنا غلط ہے ، اورجمہوراہل علم کے ہاں ایسا کرنے پراس کے ذمہ دم لازم آتا ہے جومکہ میں ذبح کرکے حرم کے فقراء مساکین میں تقسیم کیا جائے گا ، کیونکہ اس نے ایک واجب ترک کیا ہے ۔

دوسرا معاملہ :

بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ احرام کے وقت جوتے ہونا ضروری ہیں ، اوراگراحرام باندھتے وقت اس نے جوتے نہ پہنے ہوں توپھر وہ جوتے نہیں پہن سکتا ، لیکن یہ اعتقاد خاطئ ہے کیونکہ جوتوں اورچپلوں میں احرام نہ توشرط ہے اورنہ ہی واجب ، اس لیے چپلوں کے بغیر بھی احرام ہوجاتا ہے اوراس میں کوئی ممانعت نہیں کہ احرام باندھتے وقت اس نے جوتے نہیں

پہنے تھے لھذاوہ بعد میں بھی نہیں پہن سکتا بلکہ اس کے لیے بعد میں بھی جوتے پہننا جائزہیں اگرچہ اس نے احرام کے وقت نہ بھی پہنے ہوں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ۔

تیسرامعاملہ :

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احرام کا لباس ہی ضروری ہے اور حلال ہونے تک وہ اسی لباس میں رہے گا اوراحرام کا وہ لباس تبدیل نہیں کرسکتا ، لیکن یہ اعتقاداورخیال بھی غلط ہے ، اس لیے کہ احرام والاا پنے احرام کی چادریں اورلباس تبدیل کرسکتا ہے اورایسا کرنااس کے لیے جائز ہے چاہے وہ لباس کسی سبب کی بنا پرتبدیل کیا جائے یا بغیر سبب کے ہی بدل لے ، لیکن صرف اتنا ہے کہ وہ اسے اسی لباس میں تبدیل کرے جواس کے لیے پہننا جائز ہے (یعنی دوسری چادریں پہن لے)

اس میں مرداور عورت کے مابین کوئی فرق نہیں لھذاجو کوئی بھی احرام باندھ لے اوراسے تبدیل کرنا چاہے وہ اسے تبدیل کرسکتا ہے ، لیکن بعض اوقات اس لباس کوتبدیل کرنا واجب بھی ہوجاتا ہے مثلااگراس لباس کوایسی نجاست لگ جاتی ہے جسے اتارنے کے بغیر دھونا ہی ممکن نہیں ، یا بعض اوقات اس کا اتارنا بہتر اورافضل ہوتا ہے مثلااگروہ نجاست کے بغیر ہی گندے ہوچکے ہوں تواس حالت میں ضروری ہے کہ صاف ستھرااحرام پہن لیا جائے ۔

اور بعض اوقات تو یہ معاملہ بہت ہی وسیع ہوتا ہے چاہے تواحرام کا لباس تبدیل کرلے اورچاہے تووہ پہنے رکھے ، اہم بات یہ ہے کہ ایسا اعتقادرکھنا صحیح نہیں کہ حاجی جب احرام باندھے لے اس لیے احرام ختم ہونے تک اسے بدلنا جائز نہیں ، یہ اعتقاد غلط ہے ۔

چوتھامعاملہ :

بعض لوگ احرام باندھتے وقت ہی اضطباع کرلیتے ہیں یعنی جب احرام کی نیت کرتے ہیں تووہ اضطباع کرلیتے ہیں ، اوراضطباع یہ ہے کہ انسان اپنے دائیں کندھے کے نیچے سے احرام کی چادرنکال کرا پنے بائیں کندھے پرڈالے اوردایاں کندھا ننگارکھے ، لھذاہم بہت سے حجاج کرام کودیکھتے ہیں کہ وہ احرام باندھنے سے لیکر حلال ہونے تک اضبطاع کی حالت میں ہی رہتے ہیں ، جوکہ ایک غلط کام ہے کیونکہ اضطباع توصرف طواف قدوم میں ہی کیا جاتا ہے ، نہ توطواف سے پہلے اورنہ ہی بعد میں اورنہ سعی میں بلکہ صرف طواف قدوم میں ہی اضطباع کرنا ضروری ہے ۔

پانچواں معاملہ :

بعض لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ احرام باندھتے وقت دورکعات اداکرنا واجب ہے ، یہ اعتقاد بھی غلط ہے ، کیونکہ احرام کے وقت انسان پردورکعت کی ادائیگی واجب نہیں ، بلکہ اس میں راجح قول تویہی ہے کہ احرام کے لیے خاص کوئی نماز نہیں ہے ، اسے شیخ الاسلام ابوالعباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیارکیا ہے ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے ۔

لھذاجب انسان غسل کرلے توبغیر نمازکی ادائیگی کے ہی احرام کی چادریں پہنے ، لیکن اگر نماز کا وقت ہو یعنی فرضی نماز کا وقت قریب ہویاوقت ہوچکا ہواوروہ میقات پر نماز تک کے لیے رکنا چاہے توپھر بہتراورافضل یہی ہے کہ وہ فرضی نماز کے بعداحرام کی نیت کرے ، لیکن احرام کے لیے جان بوجھ کرنمازکی ادائیگی صحیح نہیں کیونکہ اس میں راجح اور صحیح قول یہی ہے کہ احرام کے ساتھ خاص نماز کوئی نہیں کہ احرام باندھتے وقت اس کی ادائیگی ضروری ہو ۔ انتھی ۔ .